صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 27 ستمبر 2016ء بمطابق 24 ذوالحجہ 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَءَاخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ o وَإِن جَنَحُواْ لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ o وَإِن يُرِيدُواْ أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ۔

(ترجمہ): اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لیے مستعد رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔ اور تم جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے۔ اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کرے گا۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جمعیت) سے تقویت بخشی۔ **وآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔**

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی o وَیَسِّرْ لِیٓ أَمْرِی o وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّن لِّسَانِی o یَفْقَهُوا قَوْلِی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور' : محترم سید مفتی جانان صاحب، Lapsed۔ جناب فخر اعظم خان صاحب، کوئسچن نمبر پلیز ذرا پڑھا کریں۔

جناب فخر اعظم وزیر: کوئسچن نمبر 3842۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میرے پاس تو، Okay carry on۔

* 3842 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر زکواۃ و عشر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ PK-71 میں سال 2013 سے 2015 تک زکواۃ فنڈ تقسیم کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو PK-71 میں مذکورہ فنڈ کہاں کہاں کس کس کو دیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی ہاں۔

(ب) حلقہ PK-71 میں سال 2013 سے 2015 تک گزارہ الاؤنس، مورا سکالرشپ (ایجوکیشن)، وظیفہ برائے طلباء دینی مدارس جہیز فنڈ کی مدوار تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میرا کوئسچن یہ ہے کہ یہ زکواۃ میرے حلقے میں کس کس کو ملا ہے تو انہوں نے مجھے تفصیلات بھیجی ہیں لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے میڈم! کہ ان میں کسی کا بھی آئی ڈی کارڈ نمبر نہیں ہے، کسی بندے کا بھی آئی ڈی کارڈ نمبر نہیں ہے، صرف اس کا نام اور والد صاحب کا نام ہے، تو آئی ڈی کارڈ کے بغیر میں کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ ان کو ملا ہے یہ؟ کیونکہ آئی ڈی کارڈ نمبر کے بغیر ایک بندہ بنوں سے پشاور نہیں آسکتا، آئی ڈی کارڈ کے بغیر ایک بندہ یہاں سے ایم پی اے ہاسٹل نہیں جاسکتا، آئی ڈی کارڈ نمبر کے بغیر ایک بندے کو ہوٹل میں کمرہ نہیں مل سکتا اور یہاں پر پورے چھ ہزار، تین ہزار روپے ان کو ملے ہیں Without mentioning of ID Card No. اور دوسری جگہ پر ان کا جو سب سے بڑا Blunder ہے، وہ یہ ہے کہ یہ-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ فخر اعظم! پلیز دا کوئسچنز تاسو اووایئ کنه، لکه (الف) اینډ (ب) اووایئ، Go according to that بیا به مخکښې ډسکشن وکوئ۔

جناب فخر اعظم وزیر: کوئسچن میرا میڈم! یہی ہے کہ "کیا وزیر زکواۃ وعشر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ PK-71 میں سال 2013 سے 2015 تک زکواۃ فنڈ تقسیم کیا گیا ہے؟" انہوں نے کہا ہے "جی ہاں"۔ اس کے بعد میرا یہ ہے (ب)، اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو PK-71 میں مذکورہ فنڈ کہاں کہاں کس کس کو دیا گیا ہے؟" میرا کوئسچن یہ ہے اور انہوں نے تفصیل بھیجی ہوئی ہے لیکن اس میں اس بندے کا نام ہے، اس کے والد صاحب کا نام ہے لیکن کسی کا آئی ڈی کارڈ نمبر نہیں ہے، کسی کا آئی ڈی کارڈ نمبر نہیں ہے، تو میڈم سپیکر! آئی ڈی کارڈ نمبر تو آج کل ہر چیز کیلئے ضروری ہے، جس طرح پہلے بھی میں نے عرض کیا ہے کہ ایک بندہ جو ہے Even کہ اس کو ہوٹل میں کمرہ بھی نہیں مل سکتا آئی ڈی کارڈ نمبر کے بغیر اور یہاں پر لاکھوں روپے انہوں نے دے دیئے ہیں لیکن آئی ڈی کارڈ نمبر نہیں ہے کسی کا بھی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فخر اعظم صاحب، (ب) ته لاړ شئ، (ب) ته۔

جناب فخر اعظم وزیر: اور سیکنڈ اور سیکنڈ میڈم! یہاں پر انہوں نے یہ یونین کونسل لکھی ہوئی ہے اور ویلج نہیں ہے اور پھر ویلج کی جگہ پھر وہی یونین کونسل لکھ دی ہے، تو یہ سارا کا سارا گھپلہ ہے، اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے، اس میں کوئی حقیقت میڈم! نہیں ہے کیونکہ آئی ڈی کارڈ کے بغیر میں کس طرح مان لوں کہ یہ مہاجرین ہیں، یہ ازبک ہیں، یہ کون ہیں؟ یہ کس نے ان کو آئی ڈی کارڈ نمبر کے بغیر اتنے پیسے دے دیئے ہیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: حبیب اللہ صاحب!

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ وعشر): مهربانی میډم سپیکر!

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: حبیب الرحمان صاحب!

وزیر زکواۃ وعشر: پریږده چې هغه خبره اوکړي نو۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم سپیکر! زہ څہ وئیل غواړم، دا حبیب الرحمان صاحب د۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: حبیب الرحمان صاحب!

_(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Sorry, I am sorry. Habib-ur-Rehman Sahib, but خیر ہے He understood what I meant.

وزیر زکواۃ و عشر: جہاں تک فخر اعظم کے سوال کا جواب ہے، وہ مکمل جواب دیا گیا ہے، تفصیلات بھی دی گئی ہیں، حلقہ معلوم ہے، گاؤں معلوم ہے اور اس بندے کا نام معلوم ہے، اس کے والد کا نام معلوم ہے اور اس کے Against جو رقم انہوں نے وصول کی ہے، یہ ساری ڈیٹیل ساتھ موجود ہے۔ اگر آئی ڈی کارڈ، اگر آپ کو کسی پر اعتراض ہو۔۔۔۔۔

(مداخلت)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پہلے پلیز جواب سنیں۔

وزیر زکواۃ و عشر: اگر انکوائری کے طور پر آپ پانچ چھ نام لکھ لیں، اگر اس میں غلطی آگئی تو میں ذمہ دار ہوں بالکل لیکن Identity Card کی اتنی ضرورت نہیں ہے، ہر ایک بندے کی اس لسٹ میں ضرورت نہیں ہے۔ جہاں وصولی ہوتی ہے وہاں آئی ڈی کارڈ ہوتا ہے لیکن یہ ڈیٹیل۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: آئی ڈی کارڈ کے بغیر کیسے پیسے دے سکتے ہیں؟

وزیر زکواۃ و عشر: جی آپ، آپ چار۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Fakhar Sahib! Through the Chair, please.

وزیر زکواۃ و عشر: آپ چار پانچ نام مارک۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب! یہ آئی ڈی کارڈ اور ایڈریس۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Fakhre Azam! Please let him finish,

جب وہ پوری بات کر لیں تب آپ، آپ بیٹھ جائیں فی الحال۔ جی۔

وزیر زکواۃ و عشر: دراصل بات یہ ہے، اگر ان کو کوئی شک ہو تو وہ دو تین نام یہ Pinpoint کر لیں تاکہ میں اس کے خلاف انکوائری کنڈکٹ کر لوں، اگر شناختی کارڈ اور اس میں کوئی فرق ہو تو پھر میں ذمہ دار ہوں۔

جناب فخرا عظم وزیر: جناب سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Let him finish, please جی تاسو وایئ، تاسو کمپلیټ کړئ دا خبره۔

وزیر زکواۃ وعشر: جی میں نے وہ جواب کمپلیٹ کیا، ساری ڈیٹیل دی گئ ہے، نام بھی ہیں، حلقے کا نام بھی ہے اور جو انچارج چیئر مین ہے، یہ سارے نام موجود ہیں اور پیسے بھی موجود ہیں، وصولی بھی ہو چکی ہے، ساری ڈیٹیل موجود ہے۔ اس میں صرف شناختی کارڈ کا اعتراض کیا ہے، ان کو کہتا ہوں کہ چار پانچ نام۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فخر اعظم صاحب! اوس پاڅئ، اوس وایئ۔

جناب فخرا عظم وزیر: چار پانچ نام کی بات نہیں ہے میڈم! مجھے تو اس بات پر خوشی ہے، اگر ان بندوں کو ملا ہے، میں اس پر خوش ہوں کیونکہ کسی کو تو ملے ہیں، مجھے ان سے کوئی سروکار نہیں ہے، یہ کس پارٹی کے ہیں، کون ہیں، میں اس پر خوش ہوں لیکن میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ غلط ہے، یہ غلط ہے کیونکہ میں نے پتہ کیا ہوا ہے، یہاں پر چھ ہزار لکھا ہوا ہے اور ان کو ملے ہیں تین ہزار اور یہاں پر آئی ڈی کارڈ نمبر نہیں ہے اور دوسری بڑی Blunder آپ سن لیں، یہاں پر یونین کونسل لکھی ہوئی ہے اور ویلج کی جگہ پھر یونین کونسل ہے، اب ایک یونین کونسل میں پندرہ پندرہ ویلجز آتے ہیں، بیس بیس ویلجز آتے ہیں اور اس پہ ویلج کی جگہ پھر یونین کونسل لکھی ہوئی ہے۔ یہ دیکھیں زرکی پر بہ خیل وہاں پر، پھر زرکی پر بہ خیل، یہ سارا پھر یہ دیکھیں بزن خیل، پھر سارا یہی پھر دیکھیں سپر کہ دویم، یہ ویلج کوئی ویلج نہیں ہے، اب ویلج بھی نہیں ہے، آئی ڈی کارڈ نمبر بھی نہیں ہے تو آپ نے کس کو دیئے ہیں پیسے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! منسٹر صاحب!

وزیر زکواۃ وعشر: میں کہتا ہوں، یعنی اس کو یہ پتہ ہے کہ پیسے تو ان کے حلقے کے لوگ ہیں اور سینکڑوں میں ہیں، وہ پیسے ملے ہیں، مختلف مد میں پیسے ملے ہیں لیکن یہ ایک رٹ لگا رہے ہیں شناختی کارڈز کی، تو میں کہتا ہوں کہ چار پانچ نام آپ چن لیں، میں ان کے خلاف انکوائری کنڈکٹ کرتا ہوں، اگر کہیں غلطی آ گئ تو میں ذمہ دار ہوں۔

جناب فخرا عظم وزیر: جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔۔۔۔

وزیر زکواۃ وعشر: کمیٹی کی کیا ضرورت ہے اس میں؟

جناب فخر اعظم وزیر: تا کہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میډم ! زه څه وئیل غواړم دې باره کښې.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سپلیمنټری د دې سره غواړې؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: دې باره کښې څه وئیل غواړم.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، ثناء اللہ صاحب!

صاحبزادہ ثناء اللہ: داسې ده جی چې د زکواة و عشر په دې مد کښې یو قانون داسې دے اوس که ختم شوے وی نو ما ته علم نشته دے، منسټر صاحب به د هغې وضاحت اوکړی، چې کله به زکواة چا اخستو نو د کلی په جمات کښې به، د هغه محلې په جمات کښې به د هغې لسټ آویزان کیدو، چې کله د ضیاء الحق په دور کښې دا زکواة شروع شو نو دا طریقه کار په هغه وخت کښې وو چې د زکواة هغه پوره لسټ به په هغه جمات کښې اویزان شو، چې اویزان به شو نو هغه چا ته.....

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسټر صاحب، منسټر صاحب جواب درکوی چې قانون شته او که نه؟ د قانون خبره، جی حبیب الرحمان صاحب!

وزیر زکواۃ و عشر: میډم سپیکر! څومره چې د قانون، دې قانون کښې دا ګنجائش نشته خو البته د ټرانسپرنسی د پاره دا قانون اوس مونږه هم لاګو کړے دے چې دا شے د Transparent وی. مونږه بالکل په جماتونو کښې، په حجرو کښې وینا کوؤ، لسټونه په جمات کښې لګوؤ او خلقو ته وړومبے هغه دغه کوؤ چې تاسو راشئی، په دې په استحقاق کښې څه دغه خو غلطی خو نه ده راغلې خو په قانون کښې نشته، په ایکټ کښې دا موجود نه ده خو مونږ د ټرانسپرنسی د پاره دا دغه چې کوم دے نو خپل کړے دے چې لکه Transparent د وی دا طریقه او د خلقو پرې څه اعتراض نه وی.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم خان! منسټر صاحب وائی چې You just take five names, random نومونه واخله او چیک کړه، Let him finish. جی فخر اعظم خان!

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا یہ کوئسچن کمیٹی کے حوالے کیا جائے، اگر وہاں پر یہ ثابت ہو جائے کہ ان بندوں کو ملا ہے، میں خوش ہوں، اگر نہیں ملا پھر پتہ چل جائے گا، اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں، سب کچھ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر زکواۃ و عشر: ما ته بالکل په، دا خو لایعني سوال دے، د دي سوال خو د سره حاجت نه وو، د دي څه مطلب خو نشته خو بهرحال زه بالکل کمیټی نه چې دے په شلو کمیټو کښې وائی زه ورته تیار یم، دوئ چې څه وائی کمیټئی ته حواله کړئ او چې څه دغه رااووتو، زه ذمه وار یم.

(تالیاں)

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 3842, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Members: Yes.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوس ‘Yes’ خو اوو وایئ فخر اعظم ! Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the Committee concerned. Ji, next Question, again Fakhr-e-Azam Khan.

جناب فخر اعظم وزیر: یہ میڈم! میرا کوئسچن ہے کہ-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نمبر پلیز۔

جناب فخر اعظم وزیر: نمبر پلیز، 3838۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 3838، یس او کے۔

* 3838 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر زکواۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع بنوں میں زکواۃ کمیٹیاں بنائی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع بنوں میں زکواۃ کمیٹیوں کے ممبران کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان کو کس اہلیت کی بنیاد پر چیئرمین اور ممبرز بنایا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی ہاں۔

(ب) چیئرمین اور ممبرز کے نام و تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ دفعہ 15 شق نمبر 4 زکواۃ و عشر ایکٹ مجریہ 2011 کے تحت درج ذیل اہلیت کے حامل افراد کو چنا جاتا ہے:

1۔ مقامی ہوں اور بالغ مسلمان ہوں۔

2۔ میٹرک پاس ہوں۔

3۔ مالی طور پر مستحکم ہوں۔

4۔ شریف اور اچھے کردار کے حامل ہوں۔

5۔ غیر سماجی سرگرمیوں میں ملوث نہ ہوں۔

جناب فخر اعظم وزیر: "(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع بنوں میں زکواۃ کمیٹیاں بنائی ہیں؟ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع بنوں میں زکواۃ کمیٹیوں کے ممبران کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ان کو کس اہلیت کی بنیاد پر چیئرمین اور ممبرز بنایا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟"۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: جی میڈم! انہوں نے تفصیل دی ہوئی ہے اور تفصیل اس طرح ہے کہ بعض پوری یونین کونسل میں ایک گاؤں سے لیے ہیں اور بعض ایک گھرانے کے، بعض دو تین، تین افراد کو لیے ہیں۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ بھی کمیٹی کے حوالے کیا جائے، پتہ چل جائے گا اس کا بھی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر زکواۃ و عشر: میڈم سپیکر! جہاں تک Constitution of the Committee کا تعلق ہے، یہ سارا اختیار پراونشل زکواۃ کونسل کے پاس ہے لیکن اس کیلئے ایک Criteria ہے، Eligibility ہے، وہی بندہ ممبر ہوگا جو مقامی ہو، بالغ مسلمان ہو، میٹرک پاس ہو، مالی طور پر ساؤنڈ ہو، شریف اور اچھے کردار

کا حامل ہو اور غیر سماجی سرگرمیوں میں ملوث نہ ہو۔ آپ یہ بھی Pinpoint کرلیں کہ فلاں کمیٹی میں اس Criteria کے مطابق یہ مسلمان نہیں ہے، یہ بالغ نہیں ہے، یہ میٹرک پاس نہیں ہے، مالی طور پر، مالی طور پر مستحکم کا مطلب یہ ہے کہ وہ مستحق زکواۃ خود نہ ہو، اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کروڑپتی ہو لیکن جو زکواۃ کا مستحق نہ ہو، یعنی وہ شریف خاندان سے تعلق رکھتا ہو، یہ ہے، تو یہ Pinpoint کرلیں کہ یہ فلاں آپ کا تو، بہت سارے ضلع کو چھوڑ دیں، اپنے حلقے میں اپنے قریبی علاقے میں۔۔۔۔۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: میڈم سپیکر!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی، فخر اعظم خان!

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: میڈم! یہ جو اس میں لکھا ہے کہ مقامی ہو، میٹرک ہو، مالی طور پر مستحکم ہو، شریف ہو، یہ سب کچھ ہے لیکن ایک گھرانے کے تو نہیں ہیں نا اور ایک ویلج کے تو نہیں؟ آپ نے تو پوری یونین کونسل سے دینے ہوں گے، آپ نے یہ جو کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں، یہ یونین کونسل کی سطح پر بنائی ہیں۔۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Fakhr-e-Azam Khan! Please through the Chair, through the Chair, اچھا، مطلب دې غاړې ته خبرې کوه.

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: میڈم! کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میرا اس پر وہ نہیں ہے، Basic بات یہ ہے کہ انہوں نے جو کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں، اگر انہوں نے یونین کونسل کی سطح پر بنائی ہیں تو یونین کونسل میں تو کل پندرہ بیس گاؤں آتے ہیں، آپ نے ایک ایک گاؤں سے بندے کو لینا ہو گا، اگر آپ ایک گاؤں سے پانچ پانچ، چھ چھ بندوں کو لیں اور دوسرے گاؤں سے آپ ایک بندے کو نہ لیں تو یہ کہاں کا انصاف ہے پھر؟ میں ان سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ آپ کی جو کمیٹیاں ہیں، کیا یہ آپ نے یونین کونسل کی سطح پر اگر بنائی ہیں تو ایک یونین کونسل میں سب ممبران کو پتہ ہے کہ اس میں پندرہ اور بیس گاؤں آتے ہیں، تو ہر گاؤں سے اس کی وہ ہو رہی ہے، انہوں نے ایک ہی گاؤں سے لئے ہیں، ایک گھر سے لئے ہیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب! منسٹر صاحب۔

<u>وزیر زکواۃ وعشر</u>: میڈم! یہ کمیٹیاں یونین کونسل کی سطح پر نہیں ہوتیں، یہ چھوٹے چھوٹے حلقے ہیں، ہر یونین کونسل میں بیس، بائیس، پچیس بہت سارے حلقے ہوتے ہیں، چیئرمین بہت سارے ہوتے ہیں یونین

کونسل میں اور یہ دیکھیں، ضلع کی جو کونسلز ہیں، وہاں ضلعی کونسل یہ مقامی کمیٹیاں وہ بناتی ہے، تو ممبران اس کے ہوتے ہیں اور ضلع کے جو نو ممبرز ہیں، وہ پراونشل زکواۃ کونسل بناتے ہیں، اس کی سفارش پر، طریقہ کار تو یہ ہے لیکن پھر بھی میں کہتا ہوں، اخلاقی طور پر یہ بات ٹھیک نہیں ہے، اگرچہ یہ بھی قانون میں نہیں ہے کہ وہ ایک گھر سے تین بندے نہیں ہوسکتے لیکن پھر میں کہتا ہوں کہ یہ اصولی طور پر بھی ٹھیک نہیں، میں اس کے ساتھ ہوں، یہ ان کے حلقے کے لوگ ہیں، یہ جو کہتے ہیں کہ ایک ایک گھر سے تین تین ہوئے ہیں تو آپ یہ Pinpoint کرلیں، آپ کی وساطت سے مجھے دے دیں، میں اس کے خلاف انکوائری کرلوں گا اور آئندہ کیلئے میں پراونشل زکواۃ کونسل کو سفارش کروں گا کہ یہ قانون میں، یعنی جو طریقہ کار ہے، اس میں امنڈمنٹ لائیں تاکہ ٹھیک طریقے سے یہ لوگ ہوں۔

جناب فخراعظم وزیر: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم خان! جی، فخر اعظم خان! گورہ منسټر صاحب درته وائی چې انکوائری به اوکړو او بیا د هغې نه پس که وه نو Definitely هغه وائی چې بیا به ئے زه اوسم، هغه درته دا وائی۔

جناب فخراعظم وزیر: میڈم سپیکر! میری درخواست یہ ہوگی کہ اس کو بھی آپ کمیٹی کے حوالے کردیں، یہ بھی اسی کوسچین کا حصہ ہے، اس کو بھی حوالہ کردیں، پتہ چل جائے گا، مجھے تو اور کوئی اعتراض نہیں ہے، پتہ اس میں چل جائے۔

Madam Deputy Speaker: I don't know whatever the Minister says?

وزیر زکواۃ وعشر: میڈم سپیکر! یہ معزز سپیکر ہیں، یہ جھوٹ نہیں بولتیں، مجھے پوری تسلی ہے، مجھے پورا یقین ہے، یہ جو کہتے ہیں کہ ایک ہی گھر سے تین تین لوگ یعنی زکواۃ میں ممبرز بنے ہوئے ہیں تو ان کے حلقے کے لوگ ہیں تو یہ ان کو جانتے ہوں گے، تو میں کہتا ہوں کہ یہ Pinpoint کرلیں کہ فلاں فلاں فلاں، یہ ایک ہی گھر کے ہیں تو میں بالکل وثوق سے کہتا ہوں، کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے اس میں، کمیٹی کی کیا ضرورت ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ اس کا جو مسئلہ ہے، ان شاء اللہ وہ حل ہو جائے گا۔

جناب فخر اعظم وزیر: کمیٹی میں سب کچھ پتہ چل جائے گا ان کا، میڈم! ان کا پتہ چل جائے گا کہ کون کس گھر سے ہے اور کس طرح ہے؟ تو اس کو آپ Kindly کمیٹی کے حوالے کر دیں، وہ پہلے بھی آپ نے کر دیا ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں تو سب پتہ چل جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا آپ کیلئے بول رہے ہیں، سپلیمنٹری بول رہے ہیں نا فخر اعظم!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے کہ یہ جو شرائط انہوں نے بتائی ہیں میڈم! اگر پورے صوبے میں جہاں جہاں پر چیئرمین بنائے گئے ہیں، اگر دیکھا جائے تو اس پر دس پرسنٹ بھی لوگ پورا نہیں اترتے ہیں، میں یہ درخواست کرتا ہوں آپ سے کہ فخر اعظم صاحب نے جس طرح کہا ہے کہ یہ کوئسچن کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کے اوپر کمیٹی بیٹھ کر تحقیقات کرے۔ جو شرائط دی گئی ہیں، کیا ان کے اوپر جو چیئرمین بنائے گئے ہیں، وہ پورے اترتے ہیں اور اس میں میرے خیال کے مطابق اگر ایک شرط اور لکھ دیتے تو محکمے کیلئے آسانی ہوتی کہ جماعت اسلامی کا رکن ہونا ضروری ہے، وہ اس میں شامل کر دیتے، باقی شرائط پر میں سمجھتا ہوں کہ دس پرسنٹ لوگ پورا نہیں اترتے۔ (قہقہے اور تالیاں) اس کو مہربانی کر کے کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب!

وزیر زکواۃ و عشر: میں تو کمیٹی کے حق میں نہیں ہوں، اگر یہ کہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، حوالہ کر دیں لیکن اس سے فائدہ نہیں، میں کہتا ہوں اس ایوان کا بھی فائدہ نہیں ہے، حکومت کا بھی فائدہ نہیں ہے، یہ فضول خرچی ہے، میں کہتا ہوں یہ سوال آپ دیکھیں اس کا حاصل کیا ہے، حاصل کیا ہے اس کا؟ یہ نہ حل ہونے جیسا سوال ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے کہ فائدہ آپ لوگوں کا اس میں نہیں کہ کمیٹی میں جائے Now it's up to you، وہ کہتے ہیں میں بھیجنا چاہتا ہوں فخر اعظم!

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! اس پر آپ ووٹنگ کر لیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم، جس کا کوئسچن ہے، وہ جواب دے۔ جی، فخر اعظم!

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میری تو پہلے ہی ریکویسٹ یہی ہے کہ اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کریں اور میری منسٹر صاحب سے بھی یہی ریکویسٹ ہے، اگر آپ نہیں کرتے تو اس پر ووٹنگ کرا دیں پھر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کہہ دیں، کر دیں، کمیٹی کے حوالے کر دیں؟

وزیر زکواۃ و عشر: بالکل حوالے کر دیں۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 3838, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the Committee concerned. Question from Mufti Ghafoor Sahib. Absent, lapsed. Mufti Ghafoor Sahib. Absent, lapsed. Maulana Mufti Ghafoor Sahib. He is absent, the Question is lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

3712 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر امداد، بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے خیبر ایجنسی کے متاثرین کیلئے کیمپوں کا بندوبست کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ متاثرین میں مردوں کے ساتھ کثیر تعداد عورتوں، بچوں اور بچیوں کی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبائی حکومت نے مذکورہ بچوں اور بچیوں کو تعلیم دینے کیلئے کوئی منصوبہ بندی کی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں۔ نیز حکومت کے ساتھ متاثرین کی لسٹ موجود ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) خیبر پختونخوا حکومت نے خیبر ایجنسی کے متاثرین کیلئے جلوزئی کیمپ واقع ضلع نوشہرہ میں قائم کیا ہے جس میں موجودہ 227 خاندان رہائش پذیر ہیں۔ PDMA کے زیر نگرانی بچوں اور بچیوں کیلئے علیحدہ علیحدہ سکولز قائم کئے گئے ہیں۔ متاثرین کی لسٹ درج ذیل ہے:

نام قبائل	خاندان کی تعداد
ستوری خیل	110
اکاخیل	38
شلوبر قمبر خیل	22
زخہ خیل	20
ملک دین خیل	18
قمر خیل	06
سپاہ	06
کوکی خیل	03
بر قمبر خیل	02
قمبر خیل	02
ٹوٹل	227

3815 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کو سالانہ لاکھوں ٹن خوراک کی درآمد کی ضرورت پڑتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ خوراک کی پیداوری شرح بڑھانے کیلئے زراعت کے پیشے سے وابستہ غریب کاشتکاروں کو سبسڈائزڈ کھاد، تخم، کیڑے مار ادویات، زرعی ٹیوب ویلز اور سستے داموں ٹریکٹرز وغیرہ کی مشینری فراہم کرنا حکومتی ترجیحات میں شامل ہیں؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس سلسلے میں حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تاکہ خوراک کی پیداواری شرح میں اضافہ ہو، زراعت اور درآمدی شرح میں کمی ہو؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) حکومت کے توسط سے خوراک کی پیداوری شرح میں اضافے اور کاشتکاروں کو سہولیات مہیا کرنے میں محکمہ زراعت نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1۔ موجودہ بجٹ 15-2014 میں ایک منصوبہ "خیبر پختونخوا میں چھوٹے زمینداروں کی آبادکاری اراضی" منصوبے کے تحت 25.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

2۔ خیبر پختونخوا میں پیداوار بڑھانے کیلئے ٹیوب ویلوں پر شمسی پمپنگ مشینری کی تنصیب کیلئے 50.000 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

3۔ زمینداروں کی تکنیکی معلومات اور رہنمائی کیلئے خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں زرعی انجینئرز زمینداروں، کاشتکاروں کی معاونت کرتے ہیں۔

4۔ وفاقی حکومت نے اس سال فاسفورس کھاد پر کاشتکاروں کو رعایت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس رعایت کے باعث کاشتکار حضرات غلہ دار اجناس کو متوازن کھاد استعمال کرنے کے قابل ہوں گے جس سے پیداوار پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

5۔ زراعت شعبہ (توسیع) نے کاشتکاروں کو گندم، مکئی، چنا اور چاول کی اعلیٰ اقسام کی تصدیق شدہ بیج بازار سے کم قیمت پر فراہم کرنے کا بندوبست کیا ہوا ہے جس سے پیداوار میں اضافہ ہو گا۔

6۔ 181 ایکڑ رقبہ کو جدید طریقہ آبپاشی سے قابل سیر اب بنایا گیا۔

8۔ 2175 ایکڑ رقبہ پر مختلف فصلات کا ترقی دادہ تخم کاشت کیا تا کہ مجموعی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکے۔

9۔ حکومت نے کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کیلئے ضلعی سطح پر ماڈل فارم سروسز سنٹرز قائم کئے ہیں جہاں کاشتکاروں کو ٹریکٹرز بمع زرعی آلات 10 تا 15 فیصد کم قیمت پر کرائے کیلئے دستیاب ہیں۔ ان کاوشوں سے فصلات کی پیداوار پر مثبت اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ نیز کاشتکاروں کو زرعی عوامل کھاد، بیج، کیڑے مار ادویات کی دستیابی کے ساتھ زرعی ٹیکنالوجی سے روشناس کیا جاتا ہے۔

امید ہے کہ ان اقدامات سے زمیندار، کاشتکار، کسان فائدہ اٹھا کر خوراک کی پیداواری شرح میں اضافہ کریں گے۔

3813 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر سوشل ویلفیئر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں دستکاری سنٹرز موجود ہیں جبکہ حلقہ PK-79 بونیر میں کوئی دستکاری سنٹر نہیں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ اس جنگ زدہ علاقہ کے متاثرین کو فنی ہنر مندی کیلئے کتنے دستکاری سنٹرز منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نیز کب اس پر کام کا آغاز ہو گا تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و سماجی بہبود)}: (الف) محکمہ سماجی بہبود نے ضلع بونیر میں مندرجہ ذیل دستکاری سنٹرز قائم کئے ہیں جو جاری بجٹ (Current budget) سے جاری ہیں:

1۔ گاؤں ناوگئی چملہ، ضلع بونیر۔

2۔ گاؤں امبیلہ چملہ، ضلع بونیر۔

علاوہ ازیں محکمہ سماجی بہبود نے صوبے بھر میں 126 دستکاری سنٹرز 2015 کے اے ڈی پی سکیم سے قائم کرنے کی منظوری دی ہے جس میں ضلع بونیر دستکاری سنٹرز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ دستکاری سنٹر گاؤں اور یونین کونسل کلپانی، ضلع بونیر۔

2۔ دستکاری سنٹر گاؤں غرغوشتو، ضلع بونیر۔

3۔ دستکاری سنٹر گاؤں غرغوشتو خودریزئی (توتلی) ضلع بونیر۔

4۔ دستکاری سنٹر یونین کونسل گدیزئی (دائی کلے) پیر بابا، ضلع بونیر۔

درجہ بالا دستکاری سنٹرز میں عملے کی تعیناتی اور ضروری سامان مشینری کی خرید کے پروگرام کا آغاز ہو چکا ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ محکمہ سماجی بہبود کیلئے قلیل رقم مختص کی جاتی ہے اس وجہ سے حلقہ وار منصوبہ جات شامل کرنا ناممکن ہے تاہم محکمہ کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر ضلع و تحصیل کی سطح پر اس جیسے مراکز قائم کئے جائیں۔

3814 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر زکواۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2013-14 کے دوران محکمہ نے صوبہ بھر کے غریب لوگوں کیلئے ایک خطیر رقم مختص کی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ صوبہ بھر کے مستحقین زکواۃ میں بغیر کسی سیاسی امتیاز کے تقسیم ہوا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو مذکورہ فنڈز کو جن مستحقین میں تقسیم کیا گیا ہے ان سب کے نام، پتہ جات کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ کی جانب سے صوبہ کے تمام اضلاع کو مستحقین زکواۃ کی امداد کیلئے جہیز، گزارہ الاؤنس کی مد میں جو رقم جاری کی گئی، اس کی تفصیل مدوار و ضلع وار ایوان کو فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Few applications for leave: الحاج صالح محمد خان، سردار محمد ادریس، محب اللہ خان، فضل حکیم خان، شہرام خان ترکئی، اعظم خان درانی، اعزاز الملک افکاری، مسماۃ یاسمین پیر محمد خان، محمد علی ترکئی، مسماۃ نسیم حیات: اجازت ہے چھٹی کی ان کو؟

اراکین: یس۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس کی آواز نہیں آئی کیونکہ یہ ریکارڈ ہو رہا ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Okay, thank you. Call Attention No. 01, Mr. Sahibzada Sanaullah, MPA, to please move his call attention notice No. 922, in the House.

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم سپیکر، شکریہ۔ یہ کال اٹینشن ہے۔ میڈم! میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے 17 اضلاع میں کافی عرصے سے 2007 سے پی پی ایچ آئی محکمہ صحت کے ساتھ کام کر رہی ہے لیکن، میڈم! کہ دا کال اټینشن زہ اوو ایم خو زما خیال دے چې منسٹر صاحب

نشته دے، منسټر صاحب موجود نه دے که دا بلې ورځې ته کېږئ نو ټهيک به وی ځکه چې ما ته به جواب څوک راکوی؟

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, you are very right, so this is deferred till next day, okay and thank you. Next call attention, Sultan Muhammad Khan, MPA, to please move his call attention No. 913. Sultan is absent, so this is lapsed. Item,

اچھا جی، دووہ تھیں ریزولیوشنز تھیں، تو آپ بولیں نا، Come on Fakhr-e-Azam۔

<u>محترمہ معراج ہمایون خان</u>: میڈم سپیکر!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: معراج بی بی! تاسو له راځم شه، او کے، بالکل بالکل۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: میڈم! ریزولیوشن: خیبر پختونخوا اسمبلی یہ مذمتی قرارداد پیش کرتی ہے کہ کل رات کو انڈیا نے جو کشمیر پر۔۔۔۔۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: فخر صاحب! پہلے Rules relaxation کیلئے بولتے ہیں نا، آپ تو بہت سینیئر ہو گئے ہیں اب، پہلے Rules relaxation کیلئے بولیں۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: میڈم! Rule 124 کو Rule 240 کے Under relax کر دیں۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that the rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The rule is relaxed.

قراردادیں

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: خیبر پختونخوا اسمبلی یہ مذمتی قرارداد پیش کرتی ہے کہ کل رات کو انڈیا نے جو کشمیر پر شیلنگ کی ہے، ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور انڈیا کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ اپنی حرکتوں سے باز آجائے اور انڈیا کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہمسایہ ملک کے ناطے دوستانہ تعلقات کو فروغ دے ورنہ اس قسم کی حرکتوں سے برے نتائج برآمد ہوں گے جو دونوں ممالک کیلئے اچھے نہیں ہوں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کے ساتھ اور کس نے سائن کیا ہے، وہ بھی ذرا، بابک صاحب! آپ نے سائن کیا ہے؟

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میں نے سائن کیا ہے، باقی ابھی سائن کریں گے سارے، سارے۔

(قہقہے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Whoever has signed، بھئی! ریزولیوشن تو ایک سے نہیں آتی نا؟ ریزولیوشن تو کم از کمMinimum for sevenہوتی ہے۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! ابھی یہ سائن کرلیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئی اور بولے آپ کے ساتھ نا۔

جناب شاہ حسین خان: میڈم! یہ معاملہ اس طرح ہے کہ-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ناں ناں، Let him talk please, just one minute۔ جی، فخر اعظم!

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! سائن ہو رہے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئی ایک بولے، کوئی ایک اٹھے، لکھنے کی ضرورت نہیں ہے نا۔
Nalotha Sahib! You want in favour of them?

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! یہ-----

جناب بخت بیدار: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اوکے، بخت بیدار صاحب کا مائیک آن کردیں، پلیز۔

جناب فخر اعظم وزیر: یہ میڈم! جعفر شاہ صاحب-----

جناب بخت بیدار: صبر اوکړه صبر اوکړه، لږ صبر اوکړه.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب!

جناب بخت بیدار: میډم! بیخی دا مسئله داسې ده کشمیر والا مسئله، دا د ټول ملک مسئله ده، د پاکستان مسئله ده، دا د پختونخوا مسئله ده، دا د ټولو قبائلو مسئله ده، څوک که دا وائی او دا کوشش کوی چې یره مونږ به د پاک فوج سره څوک به هم ملګرتیا اونکړی، زما او زما د پارټئ، زما د ټولو سیاسی پارټو په هغې باندې خپل بیانات هم راغلی دی، د قبائلو والا بیانات هم

راغلی دی، مونږه د دې قرارداد سره سره تول ملګرتیا هم کوؤ او د هندوستان وزیر اعظم ته په ډاګه کوؤ چې چرته دا سوچ اونکړې چې دا قوم یواځې دے، دا چرته مطلب دا دے چې مونږ به توټل د پاکستان فوج سره تول خلق مجموعی طور مونږه ملګری یو او ان شاء اللہ تعالیٰ هندوستان که دا سوچ کوی، په غلطه طریقه سوچ کوی دا سوچ به ئے هم داسې وی لکه څنګه چې په 1965 کښې کوم مار خوړلے وو، د هغې مار نه به زیات وی ان شاء اللہ۔

Madam Deputy Speaker: Ji, Jafar Shah Sahib! You want to say?

جناب جعفر شاہ: میډم ! بابک صاحب.....

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی بابک صاحب، اوکے بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ میڈم سپیکر۔ جس طرح فخر اعظم صاحب نے یہ قرارداد پیش کی ہے، بخت بیدار صاحب نے بھی بات کی ہے، ہم سب کا یہی خیال ہے کہ دونوں جو پڑوسی ممالک ہیں ہندوستان اور پاکستان، ان دونوں ممالک کے جو حالات ہیں، دونوں ممالک کو سوچ سمجھ کر آگے بڑھنا چاہیئے۔ دونوں ممالک کو سوچ سمجھ کر بڑے تدبر سے، بڑی حکمت کے ساتھ اور بڑے صبر و تحمل کے ساتھ دوستانہ، برادرانہ اور ایک پڑوسی ہونے کے ناطے جنگ کے ماحول کو Discourage کرنا چاہیئے دونوں ممالک کو، ہمیں جذبات سے نکلنا ہو گا، ہم نے اپنے ملک میں مسائل کو دیکھنا ہے، ہندوستان اپنے ملک کے مسائل خود دیکھ رہا ہے اور آپ لوگوں نے بھی اندازہ کیا ہو گا کہ کئی دنوں سے سوشل میڈیا پر افراد کی شکل میں، گروہ کی شکل میں اشتعال کو پروان چڑھانا، ایک دوسرے کو دھمکیاں دینا اور ایک دوسرے پر اٹیک کرنا الفاظ کی شکل میں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اس خطے کیلئے انتہائی خطرناک ہے، لہذا ہمیں یہ جاننا چاہیئے کہ جنگ جو ہے وہ مسائل کا حل نہیں ہے۔ ہندوستان پاکستان کے بیچ جو بھی مسائل ہیں، دنیا کو اگر ہم ابھی دیکھتے ہیں تو دنیا میں جتنے بھی ممالک ہیں، وہ اگر ایک دوسرے کے ساتھ بارڈرز شیئر کرتے ہیں تو وہ مسائل بیٹھ کر مذاکرات کے ذریعے حل کرنے چاہئیں۔ ہم یہاں سے اٹھ کر بندوق کندھے پر رکھتے ہیں اور یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ ہم نئی دہلی پر لال، Sorry یہ سبز ہلالی جھنڈا جو لہرائیں گے، ادھر سے لوگ اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں، ہمیں اپنی غربت کو دیکھنا چاہیئے، ہمیں اپنی جہالت کو دیکھنا چاہیئے، ہمیں اپنی بے روزگاری کو دیکھنا چاہیئے، ہمیں بدامنی کے مسئلے کو دیکھنا چاہیئے اور اسی طرح ہندوستان کو دیکھنا چاہیئے، لہذا میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی

بہادری ہے کہ یہاں پہ فیس بک پہ بعض لوگ گروہ کی شکل میں ڈنڈے اٹھاتے ہیں، دھمکیاں دیتے ہیں، اشتعال کو پروان چڑھاتے ہیں۔ اس مشتعل رویئے کو ہم نے دبانا ہے، ایک پیغام ضرور، اس میں کوئی شک نہیں ہے، دونوں ممالک جو ہیں، یہ پڑوسی ممالک ہیں اور خطے کیلئے بھی یہ ضروری ہے کہ یہ دونوں ممالک بشمول افغانستان، بشمول چائنا، بشمول ایران، جتنے بھی ہمارے پڑوسی ممالک ہیں، ان تمام ممالک کو جنگ کی فضاء کو Discourage کرنا ہوگا، مذاکرات کے ماحول کو بنانا ہوگا، اپنے مسائل کو اور خطے کے مسائل کو دیکھنا ہوگا، سنجیدگی دکھانا ہوگی۔ میرے خیال میں یہ کہنا کہ ہم فلاں کے ساتھ ہیں، یہ کہنا کہ ہم فلاں کے ساتھ ہیں، یہ ہمارا ملک ہے، اس ملک کے ادارے ہمارے اپنے ادارے ہیں، خدا ایسا وقت نہ لائے، کبھی نہ لائے اور یہ ہم سب کو جاننا چاہیئے کہ آج کل کے زمانے میں یہ جو جنگیں ہیں، یہ دنوں پہ نہیں ہوں گی، یہ تو گھنٹوں پہ محیط ہوں گی۔ اگر خدانخواستہ ہندوستان اور پاکستان کے بیچ دو گھنٹے جنگ ہو جائے، ہماری کیا حالت رہ جائے گی، ہندوستان کی کیا حالت رہ جائے گی؟ لہٰذا اسی سنجیدہ فورم سے ہم دونوں ممالک کو، دونوں ممالک کی حکومتوں کو، دونوں ممالک کے اداروں کو، دونوں ممالک کے عوام کو یہ پیغام دینا چاہیئے کہ ہمیں دوستی کا ماحول بنانا چاہیئے، ہمیں برادری کا ماحول بنانا چاہیئے، ہمیں امن کا ماحول بنانا چاہیئے، لہٰذا ہمیں مشتعل نہیں ہونا چاہیئے، ہمیں جنونی پن کا مظاہرہ جو ہے وہ نہیں کرنا چاہیئے اور زمینی حقائق کو دیکھ کے میرے خیال میں پالیسیاں بنانی چاہیئے اور Statement دینی چاہیئے۔ Thank you very much۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Babak Sahib! What do you think about the,
ریزولیوشن چې راوړے دے فخراعظم خان، ته خو خپل سیټ ته ورشه پلیز فخر اعظم خان۔ You have to answer to this now۔

<u>جناب سردار حسین</u>: میں نے ریزولیوشن کو پڑھا ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ریزولیوشن۔

<u>جناب سردار حسین</u>: میں نے ریزولیوشن کو پڑھا ہے، بالکل ہندوستان کے حملے کو ہم Condemn کرتے ہیں بلکہ جس طرح میں نے کہا کہ دونوں ممالک۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: It will be passed, okay. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member,

may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

جناب فخر اعظم وزیر: محترمہ سپیکر صاحبہ! میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ابھی میں، بس ایک اور پوائنٹ ہے، میں سب کو ٹائم دے رہی ہوں، بہت ٹائم ہے، آج یہ دے دیں، Resolution by Rashida Bibi was there، راشدہ بی بی ریزولیوشن کے بعد I am coming back، راشدہ بی بی! Because رول ریلکس relax ہوا ہے ریزولیوشن کا، ہاں راشدہ بی بی، ریزولیوشن اسی کا ہے، اوکے نور سلیم خان صاحب! نور سلیم خان صاحب، ریزولیوشن اسی کا ہے، اوکے تھینک یو، Carry on۔

جناب نور سلیم ملک: تھینک یو، تھینک یو، میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! یہ میں نے اور جناب انور حیات خان ایم پی اے خان صاحب، عسکر پرویز ایم پی اے صاحب اور آمنہ سردار، ایم پی اے صاحبہ یہ ریزولیوشن لے کر آئے ہیں۔

چونکہ صوبائی حکومت نے محکمہ مال اور جنگلات کے پٹواریوں کو گریڈ 9 دیا ہے اور اب چونکہ قائمہ کمیٹی نے ان پٹواریوں کو گریڈ 11 دینے کی سفارش بھی کی ہے جس کی رپورٹ صوبائی اسمبلی نے منظور کرلی ہے جس کو محکمہ مال نے بھی مان لیا ہے جبکہ محکمہ آبپاشی کے پٹواری تاحال گریڈ 5 اور 7 میں کام کر رہے ہیں جبکہ محکمہ آبپاشی اور مال کے پٹواری ایک ہی کیڈر میں اور بوقت ضرورت ایک دوسرے کے محکمہ جات میں بھی کام کرتے ہیں جس کا باقاعدہ آرڈر کیا جاتا ہے۔ محکمہ آبپاشی کے پٹواری 2002 سے ریکوری کی اضافی ڈیوٹی بھی سرانجام دے رہے ہیں لیکن تاحال ان کا گریڈ دوسرے پٹواریوں کے برابر نہیں ہے جو کہ سراسر ناانصافی پر مبنی ہے، لہٰذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ محکمہ مال اور جنگلات کے پٹواریوں کے برابر محکمہ آبپاشی کے پٹواریوں کو بھی گریڈ 11 دیا جائے تاکہ انصاف کے تقاضے پورے کیے جاسکیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نور سلیم خان! دو باتیں ہیں، ایک تو یہ ریزولیوشن میرے پاس نہ آئی ہے اور نہ میں نے دیکھی ہے، یہ باقی تو میں نے ڈسکس کی ہیں، نمبر ون۔ نمبر ٹو، 'کنسرنڈ' منسٹر نہیں ہے، 'کنسرنڈ' منسٹر تو نہیں ہے Anyway, if the Secretary agree because I am seeing it for the first time here now, I am seeing it، اگر 'کنسرنڈ' سیکرٹری کہتے ہیں کہ ہے تو ٹھیک ہے اوکے۔ اب اس کے ساتھ سائن کس کس نے کئے ہیں جی؟

جناب نور سلیم ملک: جی سائن، میں نے نام لئے تمام لوگوں کے، انور حیات خان، ایم پی اے صاحب، آمنہ سردار ایم پی اے صاحبہ اور عسکر پرویز، ایم پی اے اور جناب فضل شکور ایم پی اے صاحب۔

Madam Deputy Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. راشدہ بی بی! آپ کی ریزولیوشن۔۔۔۔۔

محترمہ راشدہ رفعت: محترمہ سپیکر صاحبہ! میری ریزولیشن۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: (ایک رکن سے) پھر اس کے بعد آتی ہوں آپ کے پاس۔ راشدہ بی بی! راشدہ بی بی!

محترمہ راشدہ رفعت: شکریہ میڈم سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ تمام سرکاری سکولوں میں تعینات اساتذہ کو اس بات کا پابند بنائیں کہ وہ اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں داخل کرائیں۔

میڈم! یہ اسلئے آئی تھی کہ اس میں شک نہیں ہے کہ حکومت نے بڑے اقدامات کئے ہیں اور اس کے بڑے مثبت نتائج بھی آئے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آرڈر ان دی ہاؤس پلیز، راشدہ بی بی بول رہی ہیں۔ بخت بیدار صاحب اینڈ زرین گل صاحب! زرین گل صاحب! یہ راشدہ بی بی بول رہی ہیں، پلیز فیمیل کو ذرا وہ سنیں نا، میل کی ساری وہ باتیں سن لیتی ہیں۔ Rashida Bibi! Carry on۔

محترمہ راشدہ رفعت: میڈم سپیکر! میں یہ بات کر رہی ہوں کہ محکمہ تعلیم نے بہت اچھے اقدامات بھی کئے ہیں اور اس کی بڑی اچھی خاصی اچھی صورتحال سکولوں میں دیکھنے کو بھی آ رہی ہے لیکن وہ بات ابھی پیدا نہیں ہوئی جو ہونی چاہیئے۔ سرکاری سکولوں کی جو کیفیت ہے، وہ پرائیویٹ اداروں سے ابھی بہت پیچھے ہے، ابھی کچھ عرصہ پہلے یہاں ایک سوال آیا تھا، کسی ممبر نے کیا تھا کہ ایک سکول میں دو طرح کی وہاں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: راشدہ بی بی! وہ کوئسچن چھوڑیں، آپ کے ساتھ سائن کس کس نے کئے ہیں، اس ریزولیوشن پہ؟

محترمہ راشدہ رفعت: یہ ریزولیوشن تو میں نے بہت عرصہ پہلے جمع کرائی تھی اور مجھے سائن کرانے کو نہیں بلکہ یہ کہا گیا تھا کہ جو منسٹر ہے نا، ایجوکیشن منسٹر، ان سے بات کر کے پھر یہ لے آئیں، میں نے ان سے بات کر لی، انہوں نے اوکے کیا اس کو کہ ہاں ٹھیک ہے لے آئیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، Anyway, what should you do کہ آپ یہ ریزولیوشن جو ہے تو Signed at least, minimum Seven جو ممبرز ہوتے ہیں، ان سے سائن کرا کے ان شاء اللہ Next میں لے آئیں گی۔ ٹھیک ہے، اوکے۔

محترمہ راشدہ رفعت: ابھی کرادوں؟ میں ابھی کرا دیتی ہوں آپ کو، میڈم سپیکر! میں ابھی آپ کو کرا کے دیتی ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا جی، معراج بی بی! معراج بی بی!

محترمہ معراج ہمایون خان: ہاں جی، مہربانی جی، Thank you very much۔ سپیکر صاحبہ! یہ Women Parliamentary Caucus کی طرف سے میڈم! دو ہماری وہ ہیں ریزولیوشنز، ایک میں پڑھ لوں گی اور ایک عظمیٰ بی بی پڑھ لیں گی۔ میرا والا انگریزی میں ہے، متن انگریزی میں ہے، مرد حضرات پلیز ذرا متوجہ ہوں، بہت Important resolution ہے۔ یہ غیرت کے نام پر قتل کے بارے میں ہے، اس کی Condemnation میں آپ سب میرے ساتھ Join کریں۔

Women Parliamentary Caucus (WPC) Khyber Pakhtunkhwa strongly condemns the rising trend of violence against women. Women are being killed because they are challenging the

misogynist practices while questioning discriminatory attitudes of our society. Sadly, such atrocities are justified in the name of so called honor, even though some of the victims used to bear the economic burdens of their families. Women get killed for allegedly speaking to the wrong man, choosing their life partner or otherwise for simply acting against their families' wishes. These killings are justified by pointing to some aspects of the women's behavior that incited the attacks. Unfortunately, most of the cases are not even reported.

We reiterate that there is no honor in killing women. We demand that concerned Provincial and Federal Authorities/ Institutions must show concerns on such acts besides taking immediate actions against the perpetrators of such dreadful crime.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عظمیٰ بی بی!

محترمہ معراج ہمایون خان: اؤ جی، دا زمونږه د ټولو د Caucus د 22 ممبرانو د طرف نه ده۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم! میں دوسری Present کروں گی۔ جی میڈم-----

محترمہ معراج ہمایون خان: او زه ریکویسټ کومه چې میل د هم مونږه سپورټ کړی ځکه چې ډیره سیریس مسئله ده جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عظمیٰ بی بی، This is joint resolution، پتہ نہیں سنا ہے اور کسی نے نہیں سنا کیونکہ میں دیکھ رہی تھی کہ بہت سے لوگ باتیں کر رہے تھے۔ Anyway, is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon Monday, 3rd October, 2016.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 03 اکتوبر 2016ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

(نوٹ): بروز سوموار مورخہ 03 اکتوبر 2016ء بوجہ یکم محرم 1438 ہجری، صوبہ بھر میں عام سرکاری تعطیل کی وجہ سے اجلاس بروز منگل مورخہ 04 اکتوبر 2016ء کو منعقد ہوا۔